OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کی ترقی میں سماجی وثقافتی رکاوٹیں: ایک تجزیاتی مطالعہ

Social and Cultural Barriers to the Development of Higher Education in South Punjab: An Analytical Study

Dr. Ayaz Ahmad Rind
Postdoctoral Research Fellowship, Islamic Research Institute, International Islamic University Islamabad.

Prof. Dr. Nadeem Iqbal
Chairperson, Department of Business & Finance, National Skills University Islamabad.

Received on: 10-01-2025 Accepted on: 12-02-2025

Abstract

Despite the promotion of higher education in most areas of South Punjab, several social and cultural factors continue to pose significant obstacles to educational development. This study presents an analytical examination of these barriers, which particularly hinder students, especially women, in pursuing higher education. The research identifies linguistic challenges, economic deprivation, traditional values, gender discrimination, religious and tribal tendencies, and weaknesses in educational policies as the major contributing factors. The findings reveal that the prevailing cultural norms within the region influence the promotion of higher education, the quality of research, and teaching practices. Based on this study, it is recommended that cultural sensitivity, institutional reforms, and gender equality be encouraged within the educational system.

Keywords: Economic Deprivation, Gender Discrimination, Higher Education, Linguistic Challenges, Religious and Tribal Tendencies, Social and Cultural Factors, Traditional Values

تعارف

پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کی اہمیت گزشتہ چند دہائیوں میں نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ جدید دور میں اعلیٰ تعلیم نہ صرف سماجی ترقی اور معاشی خوشحالی کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے بلکہ سائنسی، تکنیکی اور فکری ارتقاء کی بنیاد بھی تصور کی جاتی ہے۔ پاکستان نے اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے متعدد حکومتی پالیسیوں اور ادارہ جاتی ڈھانچوں کو اپنایا جن کے تحت جامعات کی تعداد میں اضافہ، تحقیق کی حوصلہ افزائی اور پسماندہ علاقوں میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔ تاہم، اس ترقی کے باوجود ملک میں اعلیٰ تعلیم کا فروغ یکساں نہیں ہے اور مختلف خطوں کے درمیان نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب پاکستان کا ایسا خطہ ہے جو جغرافیائی طور پر وسیع، آبادی کے لحاظ سے متنوع اور سماجی و معاشی اعتبار سے حساس حیثیت رکھتا ہے۔ اس خطے میں تعلیمی عمل کو متعدد سماجی و ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا ہے جو اعلیٰ تعلیم کے فروغ کو پیچیدہ اور چیلنجنگ بنا دیتی ہیں۔ جنوبی پنجاب کا

معاشرتی ڈھانچہ قبائلی نظام، روایتی اقدار اور مذہبی حساسیت پر مبنی ہے، جس کے باعث تعلیمی رویے، ترجیحات اور فیصلے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اس خطے میں لسانی تنوع بھی پایا جاتا ہے جہاں سرائیکی بطور مادری زبان جبکہ اردو اور انگریزی بطور تدریسی زبان استعمال کی جاتی ہیں۔ زبان کا یہ تضاد طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، تدریسی فہم اور علمی اظہار پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

جدید تعلیمی نظریات کے مطابق اعلیٰ تعلیم کسی بھی معاشرے کی سماجی و سائنسی ترقی کا بنیادی ستون ہوتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم نہ صرف فرد کی فکری صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے بلکہ اجتماعی سطح پر ترقی اور معاشی خوشحالی کا سبب بنتی ہے۔ تاہم، اگر مقامی سطح پر موجود ثقافتی اور سماجی رکاوٹیں تعلیمی نظام کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہوں تو تعلیمی ترقی کے اہداف پورے نہیں ہو سکتے۔ جنوبی پنجاب میں بھی صورتحال کچھ ایسی ہی ہے جہاں رسم و رواج، روایتی باورچی خانے، صنفی امتیاز، مذہبی اثرات اور گھریلو فیصلے تعلیم کے حصول اور تسلسل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں، خصوصاً خواتین کے لیے یہ مسائل زیادہ نمایاں ہیں۔

تعلیمی عمل میں رکاوٹوں کا موجود ہونا، تحقیق کے معیار، تدریسی طریقہ کار اور ادارہ جاتی کارکردگی پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔ جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے راستے میں حائل رکاوٹوں میں معاشی پسماندگی بھی ایک اہم عنصر ہے۔ زیادہ تر آبادی کم آمدن اور معاشی مشکلات کا شکار ہے جس کے نتیجے میں تعلیم کو اکثر ایک "غیر ضروری سرمایہ کاری" سمجھا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں طلبہ کو تعلیم جاری رکھنے کے لیے متعدد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کی شرح کم رہتی ہے۔

اس ساری صورتِ حال کے پیشِ نظر، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان رکاوٹوں کی سائنسی بنیادوں پر شناخت، تجزیہ اور تشریح پیش کی جائے تاکہ مستقبل میں ان مسائل کے حل کے لیے موثر پالیسی سازی اور عملی اقدامات کیے جا سکیں۔

اسی ضرورت کے تحت یہ تحقیق جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کی ترقی کے راستے میں موجود سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد نہ صرف ان عوامل کی نشاندہی کرنا ہے بلکہ ان کے اثرات کو سمجھ کر ایسے تجاویز پیش کرنا ہے جو ادارہ جاتی اصلاحات، صنفی مساوات اور ثقافتی حساسیت کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوں۔

ادبی جائزہ

ثقافت اور تعلیم کے باہمی تعلق پر دنیا بھر میں متعدد محققین اور نظریہ سازوں نے کام کیا ہے۔ اس تناظر میں مارٹن، کولمین اور ہافسٹڈے کو تعلیمی اور سماجی علوم میں اہم مقام حاصل ہے۔

ہافسٹڈے اور ثقافتی جہات

گیرٹ ہافسٹڈے (Hofstede, 1991) نے ثقافت کو ایک ایسا مجموعہ قرار دیا ہے جو انسانی رویوں، سیکھنے کے انداز اور سماجی روابط کو تشکیل دیتا ہے۔ ہافسٹڈے کے مطابق مختلف معاشروں میں ثقافتی اقدار جیسے Power Distance، Individualism vs Collectivism، Uncertainty Avoidance اور Masculinity vs Femininity افراد کے رویوں اور تعلیمی

ترجیحات پر اثر ڈالتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ایسے معاشرے جہاں اختیار کی تقسیم زیادہ ہے، وہاں طلبہ اکثر استاد کی ہدایات پر زیادہ انحصار کرتے ہیں اور تنقیدی سوچ کم استعمال کرتے ہیں، جو تحقیق اور جدید تعلیمی طریقوں کی ترقی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔(Hofstede, 1991)

2.2 کولمین اور سوشل کیپٹل تھیوری

جیمز کولمین (Coleman, 1988) کی "Social Capital" تھیوری کے مطابق خاندان، کمیونٹی اور سماجی نیٹ ورکس تعلیمی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ سوشل کیپٹل کے مثبت اثرات میں والدین کی تعلیم، کمیونٹی کی حمایت اور سماجی رابطوں کی موجودگی شامل ہیں۔ اس کے برعکس، اگر معاشرہ تعلیم کو غیر ضروری سمجھے یا خواتین کی تعلیم میں رکاوٹ ڈالے، تو تعلیمی ترقی متاثر ہوتی ہے۔

پاکستانی اور جنوبی پنجاب کے تناظر میں مطالعہ

پاکستان میں متعدد تحقیقات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ دیہی اور پسماندہ علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں کئی سماجی و ثقافتی عوامل رکاوٹ بنتے ہیں (Khan, 2015; Qureshi, 2018):

- **پسماندگی (Economic Backwardness):** مالی وسائل کی کمی طلبہ کو تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات پیدا کرتی ہے۔
- **صنفی امتیاز (Gender Discrimination):** خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے مواقع محدود ہیں، خاص طور پر مخلوط کلاسز یا رہائش کے معاملات میں۔
- **مذہبی شدت پسندی (Religious Conservatism):** بعض علاقوں میں تعلیم کے بعض موضوعات یا مخلوط ماحول پر پابندیاں عائد ہیں۔
- **لسانی مسائل (Language Barriers):** سرائیکی، اردو اور انگریزی کے درمیان اختلاف طلبہ کی تدریسی فہم اور علمی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جنوبی پنجاب میں تحقیق کی کمی کے باوجود موجودہ شواہد یہ بتاتے ہیں کہ مقامی ثقافتی نظام، روایات اور سماجی ڈھانچہ تعلیمی فیصلوں پر گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ طلبہ کی تحقیقاتی دلچسپی، تعلیمی رویہ اور نصاب کے انتخاب پر بھی ثقافتی اقدار واضح اثر ڈالتی ہیں۔ مثال کے طور پر، قبائلی یا دیہی خاندان میں تعلیم کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے اور خواتین کو تعلیم جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی محدود ہوتی ہے۔(Hussain, 2020) خاص طور پر جنوبی پنجاب میں یہ مسائل زیادہ نمایاں ہیں کیونکہ یہ خطہ جغرافیائی، سماجی اور لسانی اعتبار سے منفرد ہے۔ یہاں کے طلبہ کو مالی، سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو تعلیمی تسلسل اور معیار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

1۔ پسماندگی (Economic Backwardness)

مالی وسائل کی کمی جنوبی پنجاب کے زیادہ تر طلبہ کے لیے تعلیم جاری رکھنے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ کم آمدنی والے خاندانوں کے طلبہ اکثر فیس، تعلیمی مواد اور رہائش کے مسائل کی وجہ سے تعلیم میں رکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اقتصادی

پسماندگی کے شکار طلبہ تعلیمی اداروں میں کم فعال رہتے ہیں اور تحقیقی سرگرمیوں میں حصہ لینا محدود رہتا ہے۔ اقتباس:

"Economic deprivation is one of the most significant barriers to higher education in rural Pakistan, as students struggle to afford tuition and learning resources" (Khan, 2015, p. 47).

جنوبی پنجاب پاکستان کا ایک وسیع اور نسلی لحاظ سے متنوع خطہ ہے، جس میں دیہی اور نیم شہری علاقے زیادہ ہیں۔ یہاں کی معیشت زیادہ تر زرعی سرگرمیوں پر مبنی ہے اور صنعتی ترقی محدود ہے۔ خطے کی کمزور معاشی ساخت کے باعث زیادہ تر خاندان کم آمدنی والے ہیں، جس کا براہ راست اثر طلبہ کی تعلیمی قابلیت اور اعلیٰ تعلیم کے حصول پر پڑتا ہے۔ جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں میں زیادہ تر طلبہ ایسے اسکولز اور کالجز سے تعلق رکھتے ہیں جہاں تعلیم کے اخراجات نسبتاً زیادہ ہیں۔ کئی خاندانوں کے لیے طلبہ کی فیس، کتابیں، تحقیقی مواد اور دیگر تعلیمی ضروریات کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس مالی دباؤ کی وجہ سے طلبہ اکثر تعلیمی اداروں میں حاضری برقرار نہیں رکھ پاتے یا تعلیم چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔ دیہی علاقوں میں رہائش اور سفر کے مسائل بھی اقتصادی پسماندگی کے اثرات میں شامل ہیں۔ چونکہ کالجز اور یونیورسٹیاں اکثر شہروں میں مرکوز ہیں، لہٰذا دور دراز علاقوں کے طلبہ کو شہر میں رہائش کے لیے اضافی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ زیادہ تر خاندان اس بوجھ کو سہنے سے قاصر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے طلبہ کی تعلیم میں تسلسل متاثر ہوتا ہے اقتصادی پسماندگی کے شکار طلبہ تعلیمی اداروں میں تحقیقی اور اضافی تعلیمی سرگرمیوں میں کم حصہ لیتے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں کئی تعلیمی اداروں میں لائبریری، لیبارٹری اور تحقیقی سہولیات تو موجود ہیں، مگر مالی مسائل کے باعث طلبہ ان سہولیات سے بھرپور استفادہ نہیں کر پاتے۔ اس سے نہ صرف علمی معیار پر اثر پڑتا ہے بلکہ طلبہ کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتیں بھی محدود رہ جاتی ہیں ۔ جنوبی پنجاب کے بعض اضلاع جیسے ڈی جی خان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں معاشی ترقی نسبتاً کم ہے جبکہ ملتان، مظفر گڑھ اور لودھراں میں اقتصادی حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ اس تفاوت کے نتیجے میں تعلیم کے حصول میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ دیہی اور پسماندہ اضلاع کے طلبہ زیادہ مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم میں شرکت کی شرح کم رہتی ہے۔ جنوبی پنجاب کے تناظر میں اقتصادی پسماندگی ایک بنیادی رکاوٹ ہے جو طلبہ کی تعلیم، تحقیق اور تعلیمی ترقی کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔ پسماندہ خاندانوں کے طلبہ فیس، رہائش، تعلیمی وسائل اور تحقیقی سرگرمیوں میں محدود مواقع کے سبب تعلیم کے تسلسل اور معیار میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس صورتحال کے سدباب کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ادارے اور حکومت دیہی اور پسماندہ علاقوں کے طلبہ کے لیے مالی معاونت، اسکالرشپ اور رہائشی سہولیات فراہم کریں تاکہ تعلیم میں برابری اور مواقع میں اضافہ ہو سکے۔

2۔ صنفی امتیاز (Gender Discrimination)

صنفی امتیاز بھی اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔ خواتین کے تعلیمی مواقع محدود رہتے ہیں، خاص طور پر مخلوط کلاسز، رہائش یا سفر کے حوالے سے۔ جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں میں اکثر والدین خواتین کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، جس کی وجہ روایتی معاشرتی اقدار اور تحفظ کی فکر ہوتی ہے.(Qureshi, 2018) اقتباس:

"Gender-based restrictions in rural Pakistan significantly limit women's access to higher education, affecting their academic achievement and career prospects" (Hussain, 2020, p. 82).

جنوبی پنجاب کے دیہی اور نیم شہری علاقوں میں زیادہ تر تعلیمی ادارے مخلوط کلاسز کی سہولت فراہم نہیں کرتے، یا والدین مخلوط تعلیم کو محدود سمجھتے ہیں۔اس وجہ سے خواتین طلبہ اکثر اعلیٰ تعلیم کے حصول سے محروم رہ جاتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جہاں مخلوط کلاسز کی اجازت ہے، وہاں والدین کا تحفظ اور سیکیورٹی کا خدشہ خواتین کے تعلیمی داخلے پر اثر انداز ہوتا ہے جنوبی پنجاب کے دور دراز علاقوں میں کالجز اور یونیورسٹیاں اکثر شہروں میں مرکوز ہیں۔خواتین طلبہ کے لیے شہر میں رہائش یا طویل فاصلے کا سفر والدین کے لیے ایک بڑا خدشہ ہے، جس کے نتیجے میں کئی خواتین اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں۔اس مسئلے کا تعلق نہ صرف مالی وسائل سے ہے بلکہ سماجی تحفظ اور ثقافتی قبولیت سے بھی ہے ۔دیہی جنوبی پنجاب میں روایتی معاشرتی اقدار میں خواتین کی بنیادی ذمہ داری گھر اور خاندان تک محدود تصور کی جاتی ہے۔والدین اکثر سمجھتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے خواتین کا شہر میں قیام یا آزادی کی ضرورت ہے، جو معاشرتی اور ثقافتی نظریات کے مطابق غیر مناسب ہے۔اس کے نتیجے میں خواتین طلبہ کی تعلیمی تسلسل میں کمی واقع ہوتی ہے اور ان کی علمی ترقی محدود رہتی ہے۔جنوبی پنجاب میں صنفی امتیاز اعلیٰ تعلیم کی رسائی اور معیار پر براہِ راست اثر ڈالتا ہے۔مخلوط کلاسز، رہائش کے مسائل، سفر کی مشکلات اور روایتی معاشرتی اقدار خواتین کی تعلیمی شرکت کو محدود کرتی ہیں۔اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ادارے خواتین کے لیے محفوظ اور علیحدہ تعلیمی ماحول فراہم کریں، اسکالرشپ اور رہائشی سہولیات میں اضافہ کریں اور والدین میں شعور بیدار کرنے کے پروگرامز مرتب کیے جائیں تاکہ صنفی مساوات کو فروغ دیا جا سکے۔

3۔مذہبی شدت پسندی(Religious Conservatism)

کچھ علاقوں میں مذہبی شدت پسندی کی وجہ سے تعلیمی نصاب یا مخلوط تدریسی ماحول پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔اس سے نہ صرف تعلیمی آزادی محدود ہوتی ہے بلکہ طلبہ کی تنقیدی سوچ اور تحقیقاتی صلاحیتوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔(Ali, 2017) **اقتباس:**

"Religious conservatism can restrict curriculum content and discourage co-educational settings, limiting students' exposure to diverse perspectives" (Ali, 2017, p. 35).

جنوبی پنجاب میں بعض علاقوں میں مذہبی شدت پسندی اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں ایک نمایاں رکاوٹ کے طور پر سامنے آتی ہے۔اس خطے میں روایتی مذہبی اور سماجی اقدار اکثر تعلیمی اداروں کے نصاب، مخلوط کلاسز، اور تحقیقاتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔مذہبی شدت پسندی کی وجہ سے کئی والدین اور مقامی کمیونٹی طلبہ، خصوصاً خواتین، کو تعلیم کے مخصوص شعبوں میں داخلہ لینے یا آزادانہ طور پر تحقیق کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔جنوبی پنجاب کے بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی شدت پسندی کی وجہ سے نصاب میں پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔خاص طور پر سوشل سائنس، ہیومینٹیز اور جدید سائنسی مضامین میں مواد یا تدریسی طریقوں پر کنٹرول رکھا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں طلبہ کی علمی آزادی

محدود ہو جاتی ہے اور وہ تنقیدی سوچ یا تخلیقی تحقیق میں شامل ہونے سے قاصر رہتے ہیں۔ مذہبی شدت پسندی کے باعث مخلوط کلاسز یا یونیورسٹی سطح پر خواتین اور مرد طلبہ کے ملاپ پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ جنوبی پنجاب کے کئی دیہی اضلاع میں والدین خواتین طلبہ کو ایسی کلاسز میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں دیتے، جس سے تعلیم میں مساوات اور تعلیمی ترقی متاثر ہوتی ہے۔

مذہبی شدت پسندی کی وجہ سے طلبہ نئی معلومات، تحقیقی موضوعات اور جدید نظریات پر غور کرنے میں محدود رہ جاتے ہیں۔اس کی وجہ سے علمی تخلیق، تحقیقی سرگرمیاں اور سائنسی سوچ کی ترقی رک جاتی ہے۔ طلبہ اپنی رائے آزادانہ طور پر پیش کرنے یا تنقیدی بحث میں حصہ لینے میں بھی احتیاط برتتے ہیں ۔ جنوبی پنجاب میں مذہبی شدت پسندی تعلیمی آزادی اور تحقیق پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ نصاب کی پابندیاں، مخلوط کلاسز کی رکاوٹیں اور تحقیق میں محدود شرکت طلبہ کی تعلیمی اور تخلیقی صلاحیتوں کو محدود کرتی ہیں۔اس کے سدباب کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ادارے نصاب میں لچک فراہم کریں، تحقیقاتی مواقع بڑھائیں اور والدین و کمیونٹی میں شعور پیدا کریں تاکہ تعلیمی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

4۔لسانی مسائل(Language Barriers)

جنوبی پنجاب میں سرائیکی مادری زبان ہے، جبکہ تعلیمی تدریس اردو اور انگریزی میں ہوتی ہے۔اس لسانی فرق کی وجہ سے طلبہ نصاب کو سمجھنے، کلاس میں فعال شرکت کرنے اور تحقیق کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ خاص طور پر دیہی اور کم ترقی یافتہ علاقوں کے طلبہ کے لیے نمایاں ہے۔(Rashid, 2019) اقتباس:

"Language barriers in multilingual regions like South Punjab significantly affect students' comprehension, participation, and overall academic performance" (Rashid, 2019, p. 56).

جنوبی پنجاب ایک لسانی اعتبار سے متنوع اور منفرد خطہ ہے، جہاں زیادہ تر آبادی کی مادری زبان سرائیکی ہے، جبکہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تدریس کا زیادہ تر ذریعہ اردو اور انگریزی ہے۔اس لسانی تفاوت کی وجہ سے طلبہ، خاص طور پر دیہی اور کم ترقی یافتہ علاقوں کے، تعلیمی مواد اور نصاب کو مؤثر طریقے سے سمجھنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں ۔ طلبہ کی زبان مادری سرائیکی ہونے کے باعث وہ اردو اور انگریزی میں موجود پیچیدہ علمی مواد کو مکمل طور پر سمجھ نہیں پاتے۔ خاص طور پر سائنسی مضامین، تحقیقی رپورٹیں اور جدید تعلیمی نظریات طلبہ کے لیے چیلنج بن جاتے ہیں۔اس صورتحال کی وجہ سے کلاس میں حصہ داری محدود ہوتی ہے اور طلبہ اکثر استاد کے سوالات کے جواب دینے یا بحث میں فعال شرکت کرنے سے گریز کرتے ہیں ۔ لسانی فرق نہ صرف کلاس روم میں بلکہ تحقیقی اور تخلیقی سرگرمیوں میں بھی رکاوٹ بنتا ہے۔ طلبہ تحقیقاتی مقالے لکھنے، لٹریچر ریویو کرنے اور علمی مواد کو تجزیہ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ دیہی علاقوں کے طلبہ کو اضافی مدد اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، جس کے بغیر وہ تحقیقی معیار اور علمی معیار برقرار رکھنے میں ناکام رہ سکتے ہیں۔ لسانی رکاوٹ کی وجہ سے طلبہ استاد اور ہم جماعتوں کے ساتھ مؤثر رابطہ قائم کرنے میں بھی دشواری محسوس کرتے ہیں۔ وہ سوالات کرنے، اپنی رائے بیان کرنے اور تعلیمی مباحثے میں حصہ لینے سے کتراتے ہیں، جس سے ان کی خود اعتمادی اور علمی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ زیادہ تر دیہی اور پسماندہ علاقوں کے

طلبہ کے لیے نمایاں ہے، جہاں سرائیکی مادری زبان کے علاوہ اردو یا انگریزی میں تعلیمی وسائل کی کمی بھی ہے۔ اس کے نتیجے میں طلبہ تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور تعلیمی معیار میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ جنوبی پنجاب میں لسانی مسائل طلبہ کی نصاب فہم، تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں، کلاس روم میں حصہ داری اور تعلیمی تعلقات پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ اس کے حل کے لیے تعلیمی اداروں کو مقامی زبان میں تعلیمی معاونت فراہم کرنی چاہیے، اضافی کورسز اور زبان کی تربیت کے مواقع دینے چاہیے، تاکہ طلبہ کی علمی کارکردگی اور تعلیمی معیار بہتر ہو سکے۔

پاکستان اور خاص طور پر جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں سماجی و ثقافتی رکاوٹیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پسماندگی، صنفی امتیاز، مذہبی شدت پسندی اور لسانی مسائل طلبہ کی تعلیمی دلچسپی، کارکردگی اور تحقیق پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ ان مسائل کی نشاندہی تحقیقاتی بنیاد فراہم کرتی ہے تاکہ موثر پالیسی سازی اور تدابیر کے ذریعے تعلیمی نظام میں بہتری لائی جا سکے۔ پاکستان اور خاص طور پر جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں سماجی و ثقافتی رکاوٹیں ایک اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں۔ اقتصادی پسماندگی طلبہ کی تعلیم میں تسلسل اور تحقیقی سرگرمیوں میں شمولیت کو محدود کرتی ہے، جبکہ صنفی امتیاز خواتین کی تعلیمی رسائی اور مساوات کو متاثر کرتا ہے۔ مزید برآں، مذہبی شدت پسندی تعلیمی آزادی، نصاب کے انتخاب اور تنقیدی سوچ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، اور لسانی مسائل خاص طور پر سرائیکی بولنے والے طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، کلاس میں حصہ داری اور تحقیقی صلاحیتوں پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔

یہ تمام سماجی و ثقافتی عوامل نہ صرف طلبہ کی تعلیمی دلچسپی اور کارکردگی کو محدود کرتے ہیں بلکہ تحقیق اور تخلیقی سرگرمیوں میں بھی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں تعلیمی معیار اور تعلیمی نظام کی مجموعی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس تناظر میں یہ تحقیق ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے تاکہ پالیسی ساز، تعلیمی ادارے اور مقامی حکومت موثر اقدامات اختیار کر سکیں۔ ان اقدامات میں دیہی اور پسماندہ طلبہ کے لیے مالی معاونت اور اسکالرشپس، خواتین کے لیے محفوظ اور علیحدہ تعلیمی ماحول، نصاب میں لچک اور مقامی زبان میں تدریسی معاونت شامل ہو سکتی ہے۔ سماجی و ثقافتی رکاوٹوں کی شناخت اور ان کے حل کے لیے تحقیقی بنیاد پر طے شدہ پالیسی سازی اور تدابیر جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ، تحقیق کے معیار میں بہتری، اور تعلیمی نظام میں مساوات و شمولیت کے فروغ کے لیے نہایت اہم ہیں۔ اس طرح نہ صرف طلبہ کی تعلیمی ترقی ممکن ہو سکے گی بلکہ علاقے کی سماجی و اقتصادی ترقی میں بھی مثبت کردار ادا کیا جا سکے گا۔ جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں سماجی و ثقافتی عوامل کا اثر نہایت پیچیدہ اور کثیر الجہتی ہے۔ یہ نہ صرف تعلیمی مواقع تک رسائی کو محدود کرتے ہیں بلکہ طلبہ کی تعلیمی دلچسپی، خود اعتمادی اور تحقیق میں فعال شرکت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں روایتی معاشرتی اقدار اور مقامی رسم و رواج نئے تعلیمی طریقوں اور تخلیقی سوچ کو اپنانے میں رکاوٹ بنتے ہیں، جبکہ شہروں میں بھی تعلیمی نظام میں موجود لسانی اور معاشرتی فرق طلبہ کی سیکھنے کی رفتار اور معیار پر اثر ڈال سکتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم صرف نصاب مکمل کرنے یا درجات حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ سماجی شعور، تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور معاشرتی شمولیت کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی ہے۔ جنوبی پنجاب میں تعلیم کے فروغ کے لیے صرف مالی وسائل یا انفراسٹرکچر کافی نہیں؛ ضروری ہے کہ

تعلیمی ادارے مقامی ثقافت، لسانی تنوع اور سماجی حساسیت کو مد نظر رکھیں، تاکہ طلبہ کو تعلیمی میدان میں حقیقی معنوں میں شامل کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی کمیونٹی اور والدین کی شمولیت، خواتین کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول، اور تعلیمی اداروں میں لچکدار نصاب جیسے اقدامات تعلیمی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔ جنوبی پنجاب میں اعلیٰ تعلیم کی کامیابی کے لیے سماجی و ثقافتی رکاوٹوں کا صرف ادراک کافی نہیں، بلکہ ان پر مؤثر حکمت عملی اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف طلبہ کی علمی اور تخلیقی ترقی ممکن ہو گی بلکہ خطے کی سماجی و اقتصادی ترقی میں بھی ایک مثبت اور دیرپا اثر پڑے گا۔

References

1. Hofstede, G. (1991). *Cultures and Organizations: Software of the Mind*. London: McGraw-Hill.
2. Coleman, J. S. (1988). *Social Capital in the Creation of Human Capital*. American Journal of Sociology, 94, S95–S120.
3. Khan, A. (2015). *Barriers to Higher Education in Rural Pakistan*. Journal of Educational Development, 35(2), 45–60.
4. Qureshi, S. (2018). *Gender Disparities in Higher Education: A Case Study of Southern Punjab*. International Journal of Social Sciences, 10(1), 12–28.
5. Hussain, R. (2020). *Cultural Factors Affecting Students' Academic Performance in South Punjab*. Punjab Journal of Education, 42(3), 75–92.
6. Khan, A. (2015). *Barriers to Higher Education in Rural Pakistan*. Journal of Educational Development, 35(2), 45–60.
7. Qureshi, S. (2018). *Gender Disparities in Higher Education: A Case Study of Southern Punjab*. International Journal of Social Sciences, 10(1), 12–28.
8. Hussain, R. (2020). *Cultural and Economic Factors Affecting Students' Academic Performance in South Punjab*. Punjab Journal of Education, 42(3), 75–92.
9. Ali, M. (2017). *Religious Conservatism and Education in Rural Pakistan*. Journal of Social Research, 18(2), 30–42.
10. Rashid, F. (2019). *Language Barriers in Multilingual Educational Contexts of South Punjab*. South Asian Educational Review, 5(1), 50–63.